مولانا محمد شاہد تھانوی ------ ایک عظیم انسان!

معروف عالم دین، خطیب اور ادیب مولانا محمد شاہد تھانوی ۷ اور ۸ ذی الحج کی درمیان شب انتقال فرما گئے۔
انالاللہ واناالیہ راجعون

مولانا ایک ایسے علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کی خدمات کا دائرہ پاک وہند کے اطراف سے لیکر دنیا کے مختلف ممالک تک پھیلا ہوا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے جہاد کی ابتدائی پلاننگ ان کے پردادا حافظ امیر احمد کے گھر تھانہ بھون میں ہوئی تھی۔ ان، کے دادا مولوی سعید احمد علیگڑھ یونیورسٹی میں اسلامیات کے استاد تھے۔ انہوں نے اشاعت اسلام کے جذبہ کے تحت "انجمن تبلیغ الاسلام" کے نام سے ایک تنظیم کی داغ بیل ڈالی تھی اس تنظیم کی کوششوں سے کئی غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی "اخلاق النبی ﷺ" کے نام سے پانچ جلدوں میں ایک تصنیف بھی ان کی یادگار ہے۔

مولانا محمد شاہد تھانوی مرحوم کے والد مولانا محمد احمد تھانوی نے ابتدائی تعلیم تھانہ بھون میں حاصل کی اور دینی علوم کی تکمیل مظاہر العلوم سہارنپور سے کی، بیعت کا سلسلہ حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی سے تھا حکیم الامت کے حکم سے کانپور، سیالکوٹ اور کوہاٹ میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

قیام پاکستان کے بعد سکھر میں انہوں نے جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی بھیل قوم سے تعلق رکھنے والے ہندوؤں کا ایک گاؤں سکھر میں جو کہ آٹھ سو گھرانوں پر مشتمل تھا ان کی کوششوں سے پورا گاؤں مسلمان ہو گیا جس کا اب نام شیر آباد ہے جہاں عظیم الشان جامع مسجد ہے اور نو مسلم قوم کے بچے حافظ قرآن بھی ہیں۔

مولانا شاہد تھانوی دسمبر ۱۹۵۰ء میں سکھر میں پیدا ہوئے وہ بے حد ذہین تھے انہوں نے صرف نو سال بارہ دن کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرلی تھی۔ دینی تعلیم ابتداء سے انتہا تک جامعہ اشرفیہ سکھر میں حاصل کی نیز اسلامیہ کالج سکھر سے بی اے اور سندھ یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے کیا وہ دس سال جامعہ اشرفیہ سکھر میں فقہ حدیث تفسیر وغیرہ پڑھاتے رہے ۱۹۷۹ء میں سکھر سے کراچی منتقل ہو گئے وہ ماہنامہ جریدہ الاشرف کے مدیر اور جامع مسجد گول مارکیٹ ناظم آباد کے خطیب تھے وہ تحریر کا بھی صاف ستھرا ذوق رکھتے تھے ان کے مضامین مختلف جرائد اور اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ مولانا کی زندگی اسلامی تعلیمات اور روایتی اقدار کا اعلیٰ نمونہ تھی ان کا کردار اجلا اور اخلاق مثالی تھا معاملات میں انتہائی صاف اور حسن معاشرت میں بلند مقام پر فائز تھے۔ انہیں دینداری میں پختگی حاصل تھی وہ دین کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت اور مصالحت کے روادار نہ تھے۔ ان کا گھریلو ماحول ہر طرح کی غیر شرعی خرافات سے پاک تھا وہ اپنے بچوں کی اسلامی نہج پر تربیت کے بارے میں بڑے فکرمند رہتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی دونوں بیٹے قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں ان کی اہلیہ مشہور محدث و مفسر مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی نواسی ہیں یوں انہیں گھریلو ماحول کو پاک صاف رکھنے میں اہلیہ کی طرف سے بھی معاونت حاصل رہی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے مہمان نواز تھے زندہ دل تھے باوفا تھے اسلامی غیرت سے معمور تھے صاحب زبان اور صاحب قلم تھے ان کی خطابت حق گوئی اور فصاحت و بلاغت سے مزین ہوتی تھی۔ ان کی تحریریں سادگی، روانی اور بے ساختگی لیے ہوتی تھیں ابھی زندگی کی تینتالیس بہاریں ہی دیکھی تھیں کہ بلاوا آ گیا وہ پسماندگان کو روتا چھوڑ کر بڑی خاموشی سے یکایک دارالبقا کی طرف روانہ ہو گئے اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔
(آمین)